بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَعَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۳/۵۸ | ۸ ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ | ۷ امان ۱۳۴۸ ہش | ۷ مارچ ۱۹۶۹ء | نمبر ۵۴

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی وصولی ۲۷ لاکھ ۱۱ ہزار روپیہ تک پہنچ گئی الحمد للہ

ابھی موعودہ رقم میں سے خاصی بڑی رقم کی وصولی باقی ہے

احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کو پورا کرنیکی کوشش کرنی چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ جلسہ سالانہ کے مبارک اجتماع پر مخلصینِ سلسلہ کو فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں اور وصولی کی پوزیشن بتاتے ہوئے اس طرف توجہ دلائی تھی کہ یہ تحریک تین سال کے لئے تھی اور یہ سال اب آخری سال ہے۔ جس میں ساری موعودہ رقم کا وصول ہو جانا ضروری ہے۔ یہ تحریک احباب کے جذبۂ اخلاص، محبت اور فدائیت کے پیشِ نظر کی گئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب سے یہ خواہش فرمائی کہ محبت سے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کریں۔ اور اس محبت کو داغدار نہ ہونے دیں۔ اور نہ اس پر اعتراض آنے دیں اور اپنے وعدوں کو پورا کریں۔ اس وقت یعنی یکم مارچ ۱۹۶۹ء تک بفضلِ خدا ستائیس لاکھ گیارہ ہزار روپے کی وصولی جائداد وغیرہ کو شامل کر کے پاکستان اور بیرونِ پاکستان کی طرف سے ہو چکی ہے۔ لیکن وعدہ کی کل رقم چھتیس ۳۶ لاکھ روپیہ سے زائد تھی۔ بہت سے احباب کی موعودہ رقوم کی وصولی ابھی باقی ہے۔ جماعتوں کے امراء اور سیکرٹریانِ فاؤنڈیشن کو پوری توجہ اور ہمت سے وصولی کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ اختتام جون تک ساری رقم وصول ہو جائے۔ بالخصوص بیرونی ممالک کے احباب اور مبلغین کرام کو بڑی فکرمندی سے اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ حضور پُرنور کی بڑی خواہش ہے کہ مجموعی وعدہ پورا ہو جائے اور اس میں کمی نہ ہو ؎

"بکوشید اے جوانان تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا"

(شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۶ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ حرارت بھی ہو جاتی ہے۔ اور کھانسی کی بھی تکلیف ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

-• ربوہ ۶ امان۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طبیعت گردہ کی انفیکشن کی وجہ سے تا حال ناساز ہے۔ بخار کے علاوہ شدید کھانسی کی تکلیف بھی چل رہی ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت موصوفہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

-• ربوہ ۶ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو کامل صحت و عافیت سے رکھے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

-• ربوہ ۶ امان۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ احباب آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

-• لاہور۔ عزیزم جعفر احمد خان سلمہ ابن محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ عام طبیعت تو بہتر ہے۔ لیکن قوت گویائی ابھی بحال نہیں ہوئی ہے۔ احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درد والحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

-• ربوہ ۶ امان۔ سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی چند روز سے اسہال کمزوری کی وجہ سے بیمار ہیں احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

-• ۲ مارچ ۱۹۶۹ء بروز اتوار چک ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا میں مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری خلیفۃ المسیح الثالث کے اپنے برادرِ اصغر مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب باجوہ کا نکاح ہمراہ اختر النساء بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری احمد خان صاحب سکنہ چک ۳۷ جنوبی بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ بعد ازاں اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

مسعود احمد پیشہ نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ر امان ۱۳۴۸ ہش

لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ

لا رھبانیۃ فی الاسلام ۔ اسلام میں ترکِ دُنیا کو جیسا کہ بعض مذاہب میں بڑی خوبی کی بات سمجھی جاتی ہے جائز نہیں قرار دیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام زندگی کا ایک لائحہ ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے انسان کے لئے مقرر کیا ہے۔ اب زندگی کوئی ایسی چیز نہیں جو دوسروں سے الگ ہو کر گزاری جا سکے۔ زندگی وہی زندگی ہے جو دوسرے میں رہ کر انسان بسر کرتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اللہ تعالےٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ۝

ایسی ہدایت دینے کی کوئی ضرورت ہی نہیں تھی۔ وہ لوگ بھی جو بظاہر اپنے آپ کو دنیا کا تارک خیال کرتے ہیں بغیر دوسروں کی مدد کے زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ مثلاً ہندوؤں میں سادھو اور عیسائیوں کے رومن کیتھولک فرقے کے پادری اور ننیں نام کو تو تارک الدنیا کہلاتے ہیں۔ مگر وہ بھی دنیا داروں کی سی تمام ضروریات دوسروں کے سہارے کے بغیر پوری نہیں کر سکتے۔

اس طرح ترکِ دنیا محض ایک فریب نفس بن جاتا ہے۔ اور غور کیا جائے تو اکثر ایسی زندگی صرف وہ لوگ اختیار کرتے ہیں جو زندگی کے معمولات سے گریزاں اور فراری ہوتے ہیں۔ وہ باضابطہ کوئی کام کرنا نہیں چاہتے۔ اور دوسروں کے لئے بار بن جاتے ہیں۔ اسلام ایسی زندگی کی تائید نہیں کرتا بلکہ وہ تلقین کرتا ہے کہ ہر ایک کو اپنی زندگی کا بوجھ خود اٹھانا چاہیئے۔

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى

یعنی کوئی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔

یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کو ہر انسان پوری طرح محسوس کرتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ حقیقت ہے کہ کوئی انسان جب تک وہ بالکل اپاہج یا بے غیرت ہو گیا ہو دوسروں پر اپنا بوجھ ڈالنا پسند نہیں کرتا یہ انسانی فطرت ہے۔ البتہ بعض لوگوں کی فطرت مفلوج ہو جاتی ہے اور وہ نکمے ہو جاتے ہیں۔ اور دوسروں کے سہارے زندگی بسر کرنا برداشت کر لیتے ہیں۔ مگر اسلام ہر انسان کو چاہتا ہے کہ وہ باعمل ہو۔ اور اپنی روزی خود کمائے۔ اور دوسروں پر بوجھ نہ بنے۔

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جہاں خیرات میں سب انسانوں سے بڑھ کر تھے وہ مسلمانوں کو بھیک منگا یا گداگر بننا پسند نہیں کرتے تھے۔ بلکہ ہمیشہ کوشش کرتے تھے کہ ہر مسلمان محنت کر کے کسب حلال حاصل کرے۔ چنانچہ جب ایک مسلمان نے آپ سے مدد کا سوال کیا تو آپ نے اس کا واحد اثاثہ ایک جھل نیلام کر کے اس کو تلقین کی کہ اس کی قیمت سے رسی خریدے۔ اور لکڑیاں جنگل سے لا کر فروخت کرے۔

الغرض اسلام ترکِ دُنیا کو قطعاً جائز قرار نہیں دیتا۔ البتہ وہ انسان کی زندگی اور اس کی جدوجہد پر ایک متقیانہ رنگ چڑھانا چاہتا ہے۔ قرآن کریم اور اسوۂ رسول اللہ میں اللہ تعالےٰ نے صحیح زندگی گزارنے کے اصول پیش کئے ہیں۔ جن کی پیروی سے انسان اپنی روزمرہ کی زندگی میں ایسا تغیر و تبدل کر سکتا ہے۔ کہ یہی دنیوی زندگی دین کا رنگ اختیار کر جاتی ہے۔ یہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عبارت ملاحظہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مسلمان سست ہو جاویں۔ اسلام کسی کو سست نہیں بناتا۔ اپنی تجارتوں اور ملازمتوں میں بھی مصروف ہوں مگر میں یہ نہیں پسند کرتا کہ خدا کے لئے ان کا کوئی وقت بھی خالی نہ ہو۔ ہاں تجارت کے وقت پر تجارت کریں اور اللہ تعالےٰ کے خوف و خشیت کو اس وقت بھی مدنظر رکھیں۔ تا کہ وہ تجارت بھی ان کی عبادت کا رنگ اختیار کرے۔ نمازوں کے وقت پر نمازوں کو نہ چھوڑیں۔ ہر معاملہ میں کوئی ہو دین کو مقدم کریں۔ دنیا مقصود بالذات نہ ہو۔ اصل مقصود دین ہو۔ پھر دنیا کے کام بھی دین ہی کے ہوں گے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۵۸)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دُنیا سے دل مت لگاؤ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ

(بخاری کتاب الرقاق)

ترجمہ۔ حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑا اور فرمایا تو دنیا میں ایسا بن گویا تو پردیسی ہے یا راہ گزر مسافر ہے۔

مجھ کو اک گیت ابھی گانا ہے

مجھ کو اک گیت ابھی گانا ہے
جو ابھی ساز سے بیگانہ ہے

یہ ہے احساس مجھے تیرے بغیر
جیسے اک روح میں ویرانہ ہے

جھلملاتی ہیں لہو میں شمعیں
سانس خاکستر پروانہ ہے

ہم نے تنویر کو دیکھا ہے بہت
وہ ہے فرزانہ نہ دیوانہ ہے

تنویر

احمدیت ـــــ یعنی ـــــ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب برموقع جلسہ سالانہ

(۳)

الہام کی حقیقت

تیسری بات جو اسلام کی نشاۃِ ثانیہ اور اس کے احیاء میں روک تھی اور جسے احمدیت نے آکر دُور کیا اور اس کی اصل حقیقت کو واشگاف کیا وہ یہ ہے کہ بعض لوگ اس غلطی میں مبتلا تھے کہ الہام الفاظ کی صورت میں نہیں ہوتا بلکہ وہ اچھے خیالات جو انسان کے دل میں اچانک گزر جاتے ہیں وہی الہام ہیں۔ ظاہر ہے کہ الہام کی اس حقیقت کو اگر تسلیم کر لیا جائے تو نعوذ باللہ قرآنِ کریم سارے کا سارا مشتبہ ہو جاتا ہے اور خدا تعالےٰ کا حقیقی کلام نہیں ٹھہرتا۔ حضرت بانیٔ احمدیت علیہ السلام نے اس قسم کے غلط خیال اور غلط عقیدہ کی سختی سے تردید فرمائی اور فرمایا کہ گو وحی اور الہام کی کئی اقسام ہیں لیکن زیادہ پختہ زیادہ ارفع قسم لفظی الہام ہے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے اسی طرح انسان تک پہنچتا ہے جس طرح کہ ایک دوسرے شخص کی آواز اس کے کانوں تک پہنچتی ہے۔ آپ نے پُرزور دلائل اور براہین سے ثابت کیا کہ قرآنی وحی بھی اس نوع میں داخل تھی۔ سارا قرآن شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر لفظاً لفظاً نازل ہوا تھا اور قرآن کریم کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف خدا کا کلام ہے۔

آپ نے بتایا کہ اگر محض دل کے اچھے خیالات کا نام الہام ہو تو اس طرح تو ہر مصنف۔ ہر مقرر۔ ہر شاعر اور ہر محقق اور سائنسدان ملہم قرار پائے گا کیونکہ اس قسم کے فوری خیالات ہر انسان کے دل میں گزرتے ہیں۔ بلکہ اس تعریف کے ماتحت ایک چور بھی ملہم سمجھا جائے گا کیونکہ اس کے دل پر بھی بسا اوقات دوسروں کا مال لوٹنے کے لئے بڑے بڑے باریک اور اچھوتے خیالات گزر جاتے ہیں۔

حضرت بانیٔ احمدیت نے اپنے تجربہ اور قرآنی آیات و احادیث سے ثابت کیا کہ الہام کی یہ تعریف بالکل غلط ہے اور حقیقی الہام وہی ہے جو خدا کی طرف سے معین الفاظ کی صورت میں انسان تک پہنچتا ہے اور یہ الہام اپنے ساتھ ایک خاص قسم کی شان اور قوت و جلال رکھتا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:-

"الہام سے یہ مراد نہیں کہ سوچ اور فکر کی کوئی بات دل میں پڑ جائے جیسا کہ جب ایک شاعر شعر بنانے میں کوشش کرتا ہے یا ایک مصرعہ بنا کر دوسرا مصرعہ سوچتا رہتا ہے تو دوسرا مصرعہ دل میں پڑ جاتا ہے۔ سو یہ دل میں پڑ جانا الہام نہیں بلکہ یہ خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت کے موافق اپنے فکر اور سوچ کا ایک نتیجہ ہے۔ ..... اگر صرف دل میں پڑ جانے کا نام الہام ہو تو پھر ایک بدمعاش شاعر جو راستبازی اور راستبازوں کا دشمن اور ہمیشہ حق کی مخالفت کے لئے قلم اٹھاتا ہے خدا کا ملہم کہلائے گا۔ دنیا میں ناولوں وغیرہ میں جادو بیانیاں پائی جاتی ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس طرح سراسر باطل مگر مسلسل مضمون لوگوں کے دل میں پڑ جاتے ہیں۔ پس کیا ہم ان کو الہام کہہ سکتے ہیں؟ بلکہ اگر الہام صرف دل میں بعض باتیں پڑنے کا نام ہے تو ایک چور بھی ملہم کہلا سکتا ہے کیونکہ وہ بعض اوقات فکر کر کے اچھے اچھے طریقے نقب زنی کے نکال لیتا ہے اور عمدہ عمدہ تدبیریں ڈاکہ مارنے اور خونِ ناحق کرنے کی اس کے دل میں گزر جاتی ہیں تو کیا لائق ہے کہ ہم ان تمام ناپاک طریقوں کا نام الہام رکھ دیں؟ ہرگز نہیں۔ ..... الہام کیا چیز ہے؟ وہ پاک اور قادر خدا کا اپنے ایک برگزیدہ بندہ کے ساتھ یا اس کے ساتھ جس کو وہ برگزیدہ کرنا چاہتا ہے ایک زندہ اور باقدرت کلام کے ساتھ مکالمہ اور مخاطبہ ہے۔ ..... خدا کے الہام میں یہ ضروری ہے کہ جس طرح ایک دوست دوسرے دوست سے مل کر باہم کلام کرتا ہے اسی طرح رب اور اس کے بندے میں ہمکلامی ہو۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

الغرض احمدیت نے اس خیال کا بڑی سختی سے ردّ کیا کہ دل میں گزرنے والے خیالات کا نام ہی الہام ہے۔ حضرت بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ اس بارہ صاحبِ تجربہ تھے اور خدا کے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف اور صاحبِ وحی و الہام تھے۔ آپؑ نے بالوضاحت اس امر پر زور دیا کہ الہام اور وحی خارج سے آتی ہے اور الفاظ کی صورت میں نازل ہوتی ہے اور دل کے اندر سے نہیں نکلتی۔ آپؑ فرماتے ہیں:-

"وحی کی مثال اگر دنیا کی چیزوں میں سے کسی چیز کے ساتھ دی جائے تو شاید تارِ برقی سے مشابہ ہے جو اپنے ہر ایک تغیر کی آپ خبر دیتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ وحی کے وقت جو برنگ وحی ولایت میرے پر نازل ہوتی ہے ایک خارجی اور شدید الاثر تصرّف کا احساس ہوتا ہے اور بعض دفعہ یہ اثر ایسا قوی ہوتا ہے کہ مجھ کو اپنے انوار میں ایسا دبا لیتا ہے کہ میں دیکھتا ہوں کہ میں اس کی طرف کھینچا گیا ہوں کہ میری طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اس تصرف میں کھلا اور روشن کلام سُنتا ہوں اور بعض وقت ملائکہ کو دیکھتا ہوں۔ اور سچائی میں جو اثر اور ہیبت ہوتی ہے مشاہدہ کرتا ہوں اور وہ کلام بسا اوقات غیب کی باتوں پر مشتمل ہوتا ہے اور ایسا تصرف اور اخذ خارجی ہوتا ہے جس سے خدا تعالےٰ کا ثبوت ملتا ہے۔ اب اس سے انکار کرنا ایک کھلی صداقت کا خون کرنا ہے۔"

(برکات الدعا)

الغرض یہ خیالی اور عقیدہ کہ الہام اور وحی صرف انہی خیالات و افکار کا نام ہے جو دل میں اچانک گزرتے ہیں سراسر خلافِ اسلام اور خلافِ قرآن خیال تھا اور ایک باطل عقیدہ جو بہت سے تعلیمیافتہ انگریزی فلسفہ سے متاثر اور مادہ پرست فلسفیوں سے مرعوب ہو کر اس قسم کے خیالات کا اظہار کرنے لگے۔ قرآن کریم کی اس صداقت کو واضح اور پُرزور رنگ میں احمدیت نے پیش کیا کہ الہام اور وحی بصورت الفاظ نازل ہوتی ہے اور قرآن کریم کی وحی از اوّل تا آخر الفاظ کی صورت میں ہی حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہوئی۔ قرآن کریم حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خیالات و افکار کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ خارج سے آسمان سے آپؐ پر معین الفاظ کی صورت میں الہام ہوا۔

رسالتِ محمدیہ کی عظمت کے منافی خیالات کی تردید

چوتھی بات جو اسلام کی نشاۃِ ثانیہ اور احیاءِ اسلام کے لئے ضروری تھی وہ یہ تھی کہ ان تمام غلط باتوں اور باطل عقائد کا جو رسالتِ محمدیہ کی عظمتِ شان کے منافی تھیں ازالہ کیا جاتا۔ چنانچہ احمدیت نے نہایت زوردار طریق پر بڑی امتیازی شان سے رسالتِ محمدیہ کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے ایسی تمام باتوں کا پُرزور ردّ کیا کہ ہر وہ بات جو حضرت سرورِ کائنات رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شانِ اقدس کے خلاف سمجھی اور جس میں آپؐ پر کسی غیر کو ذرا برابر بھی بڑائی محسوس ہوئی اس کا احمدیت نے قلع قمع کیا۔ حضرت بانیٔ احمدیت علیہ السلام نے نہایت پُرشوکت الفاظ میں اعلان فرمایا:-

"تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا تم آسمان پر نجات یافتہ لکھے جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اس دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے۔ جو خدا سچ ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس پر ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کا فیضانِ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخر کار اس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۹-۲۰)

حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر جانے اور وہاں اب تک زندہ رہنے اور پھر وہاں سے دوبارہ نازل ہونے کے عقیدہ کی احمدیت نے اسی وجہ سے تردید کی۔ کیونکہ یہ عظمتِ رسالتِ محمدیہ کے سراسر منافی عقیدے تھے اور اسلام کی ترقی و تبلیغ کے کام میں زبردست روک تھے۔ عیسائیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق مسلمانوں

کے اس عقیدہ کی وجہ سے عالمِ اسلام میں ایک فتنۂ عظیم برپا کر رکھا تھا۔ غلط روایات اور خلافِ نصِ قرآن تفاسیر و توضیحات کے پیشِ نظر خاندانوں کے خاندان مسلمانوں کے ہر ایک طبقہ میں سے عیسائیت کی آغوش میں چلے گئے۔ عیسائی کہتے تھے کہ حضرت عیسےٰؑ کو خدا تعالےٰ نے آفات و مصائب میں اپنی خصوصی حفاظت میں لے لیا اور دشمنوں کے شر سے بچا کر محفوظ مقام پر پہنچا دیا۔ لیکن اس کے مقابل حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر دُکھ آئے مصائب آئے۔ مشکلات کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ جنگوں میں زخمی ہوئے۔ خدا تعالےٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (نعوذ باللہ) نہ حفاظت کی اور نہ ہی آسمان پر لے جا کر محفوظ کیا۔ بلکہ ۶۳ سال کی عمر میں بالآخر آپؐ وفات پا کر مدینہ کی سرزمین میں مدفون ہوئے۔ اس کے برعکس خدا تعالےٰ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آفات سے بچایا اور محفوظ کیا اور پھر انہیں زندہ رکھا اور یہ فضیلت بھی دی کہ امتِ مسلمہ جب آخری زمانہ میں بگڑ جائے گی تو وہ آ کر ان کی اصلاح کریں گے۔ اور یہ اہم کام حضرت عیسیٰ علیہ السلام انجام دیں گے۔ اس قسم کی باتوں سے حضرت مسیح علیہ السلام کی برتری اور عظمت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ثابت کی جا رہی تھی۔ حضرت بانیٔ احمدیت علیہ السلام نے قرآن کریم کی اس آیت سے

"وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ۔"

(المائدہ ۱۱)

یعنی جب تک میں ان لوگوں میں موجود رہا ان لوگوں کا نگران رہا۔ پس جب اے خدا تُو نے مجھے وفات دے دی تو تُو ہی اُن پر نگران تھا۔ یعنی وفات کے بعد تو مجھے ان کی نگرانی کا موقع ہی نہیں ملا۔ لہٰذا مجھ پر انکے بگاڑ کی کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ یہ قیامت کے دن حضرت مسیح علیہ السلام کا جواب ہوگا۔ اس بگاڑ کے متعلق جو ان کی قوم میں ان کو خدا بنانے کے متعلق ہوا۔ اس جواب سے ظاہر ہے کہ قوم میں بگاڑ ان کی وفات کے بعد ہوا اور وفات کے ساتھ ہی وہ قوم کی نگرانی سے آزاد ہو گئے اور پھر قیامت کے دن تک انہیں قوم میں دوبارہ آ کر اصلاح کرنے کا موقع ہی نہیں ملے گا۔ ورنہ قیامت کے وقوع سے پہلے دنیا میں آنے اور اپنی قوم کی حالت کو دیکھنے کا موقع ملنے کے بعد خدا تعالےٰ کے حضور اُن کا یہ جواب درست نہیں ہو سکتا کہ انہیں اپنی تَوَفّی یعنی وفات کے بعد کے حالات کا علم نہیں۔ ورنہ قوم میں آ کر خدا تعالےٰ کے حضور یہ جواب دینا کہ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ جھوٹ بن جاتا ہے جو نبی کی شان سے بہت بعید ہے۔

پھر حدیث سے بھی ثابت ہے۔ دونوں حدیثیں صحیح بخاری کی ہیں۔ ایک میں ذکر ہے کہ حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ساتھ دوسرے آسمان پر دیکھا۔ اس سے ثابت ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام کی طرح وفات پا کر حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ساتھ برزخی زندگی گزار رہے ہیں ورنہ زندہ کا وفات یافتہ کے ساتھ کوئی جوڑ نہیں لہٰذا ان کی جسمانی زندگی کا خیال باطل ہے۔

پھر حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ اَحْمَرُ جَعْدٌ کے الفاظ میں بیان فرمایا ہے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رنگ سُرخ اور بال گھنگرالے تھے (بخاری) حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے رؤیا میں دیکھا کہ دجّال خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے اور اس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو طواف کرتے دیکھا۔ یہاں آپ نے عیسیٰ بن مریم کا حلیہ آدَمُ سَبْطُ الشَّعْرِ بیان فرمایا کہ اس کا رنگ گندمی اور بال لٹک رہے ہیں۔ پس حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ساتھ بیٹھنے والا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور شخص ہے اور دجال کا پیچھا کرنے والا حضرت عیسیٰؑ اور شخص ہے۔ کیونکہ دونوں کے حلیے الگ الگ ہیں جو دو الگ الگ شخصیتوں کو ثابت کرتے ہیں۔ حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام اور خدا تعالےٰ کے حضور خاص قدر و منزلت اور آپؐ کی شانِ اقدس کا تقاضا اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کسی اور نبی کو کسی رنگ میں حضورؐ سے ارفع مقام دیا جائے۔ حضرت بانیٔ احمدیت علیہ السلام نے عیسائیت کے فتنہ کو کچلنے اور صلیبی مذہب کو پاش پاش کرنے کے لئے یہ فرمایا:

"تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آئے ہیں پہلو بدل دو اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے۔ یہی ایک بحث ہے جس میں فتحیاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے۔ تمہیں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے لمبے جھگڑوں میں اپنے اوقاتِ عزیز کو ضائع کرو۔ صرف مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو اور پُرزور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت کر دو۔ جب تم مسیح کا مردوں میں داخل ہونا ثابت کر دو گے تو اسی دن تم سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا۔ یقیناً سمجھو کہ جبتک ان کا خدا فوت نہ ہو اُن کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا اور دوسری تمام بحثیں ان کے ساتھ عبث ہیں۔ ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ ابتک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے اس ستون کو پاش پاش کر دو۔ پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔ چونکہ خدا تعالےٰ بھی چاہتا ہے کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کرے اور یورپ و ایشیا میں توحید کی ہوا چلا دے۔ اس لئے اسنے مجھے بھیجا اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا ہے کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔ وَكَانَ وَعْدُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔"

(روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۲)

اسی طرح مسیح کی اصالتاً آمدِ ثانی کا عقیدہ رسالتِ محمدیہ کی عظمت اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس کے سراسر منافی تھا۔ عام طور پر یہ کہا جاتا تھا کہ آخری زمانہ کی اصلاح بموجب پیشگوئیوں کے حضرت عیسیٰ بن مریم کے ذریعہ ہوگی جو خدا کے نبی اور رسول ہیں۔ احمدیت نے اس غلط فہمی کا ازالہ کیا اور دلائل کے ساتھ اس بات کو ثابت کیا کہ آنے والے کا نام ابن مریم یا عیسےٰ بطور استعارہ کے پیشگوئیوں میں مذکور ہوا ہے جس پر قرآن کریم کی وہ واضح آیات ثبوت ہیں جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہوتی ہے جو وفات یافتہ ہیں ان کے متعلق قرآنی فیصلہ یہ ہے کہ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ۔ کہ وہ اس دنیا میں دوبارہ نہیں آسکتے۔ علاوہ ازیں خود حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمودہ یہ الفاظ کہ اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ (بخاری) اور فَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ (مسلم) روشن دلیل ہیں۔

پھر قرآن کریم نے تبلیغِ اسلام کے کام کو امتِ محمدیہ کے سپرد فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ اس لئے کوئی غیر امتی خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو امتِ مسلمہ کی اصلاح یا تبلیغِ اسلام کے کام کو انجام دینے کا حق نہیں رکھتا۔

پھر آیتِ استخلاف میں اللہ تعالےٰ نے واضح الفاظ میں یہ وعدہ فرمایا ہے کہ اس امت میں آنے والے خلفاء امتِ محمدیہ میں سے ہی ہوں گے۔ البتہ وہ پہلے خلفاء کے مثیل ہوں گے اس لئے کوئی پہلا خلیفہ آیتِ استخلاف وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کی رُو سے اس امت میں نہیں آسکتا البتہ اس کا مثیل آسکتا ہے۔ امتِ محمدیہ کے خلفاء کو پہلے گزرے ہوئے خلفاء سے كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کہہ کر لفظ كَمَا کے ذریعہ تشبیہ دی گئی ہے۔ امتِ محمدیہ کے خلفاء مشبہ ہیں اور پہلی امتوں کے خلفاء مشبّہ بہٖ۔ اب اگر کوئی پہلا خلیفہ آ جائے تو مشبّہ اور مشبّہ بہٖ کا عین ہونا لازم آئے گا جو محال ہے اور جس امر سے ایک محال امر لازم آئے وہ امر باطل ہوتا ہے لہٰذا مسیحؑ کا اصالتاً دوبارہ آنا اور خلیفہ بننا محال ہوا۔

پھر خود حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح موعود کے متعلق فرمایا۔ اَلَا اِنَّهٗ خَلِيْفَتِيْ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ (طبرانی فی الاوسط وال)

احمدیت نے اس حقیقت کو واشگاف طور پر دنیا کے سامنے پیش کر کے کہ صرف حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلافت قیامت تک رہے گی نہ کہ کسی پہلے مستقل نبی کی خلافت۔ حقیقتاً رسالتِ محمدیہ کی عظمت کو قائم کیا ہے۔ چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کے اصالتاً دوبارہ آنے سے نصوصِ قرآنیہ اور حدیثیہ کی خلاف ورزی ہوتی تھی بلکہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کی بھی تخفیف ہوتی تھی کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم اتنے عظیم الشان نبی اور سردارِ دو عالم اور خاتم النبیین کے مقام پر فائز ہونے کے باوجود آپ کے امتیوں میں کوئی شخص مسلمانوں کی اصلاح اور تبلیغِ اسلام کے فریضہ کو انجام دینے کے لئے کھڑا نہ ہو۔ اور دوسری سابقہ امتوں میں سے آپ کی امت کی اصلاح کے لئے کوئی شخص آئے رسالتِ محمدیہ کی عظمت کے سراسر منافی تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت بانیٔ احمدیت علیہ السلام نے فرمایا:

"اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ (حضرت رسولِ اکرم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم) ہمیشہ کے لئے زندہ ہے کہ اسکے افاضۂ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخر کار اس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۰)

حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت اور جلالتِ شان کے اثبات کے لئے اور دشمنانِ اسلام پر آپؐ کی برتری اور رفعت کو الم نشرح کرنے کے لئے حضرت بانیٔ احمدیت علیہ السلام نے بڑے بڑے پادریوں کو چیلنج دئے۔ غیر مسلموں کو للکارا۔ بڑی تحدی کے ساتھ آپ کی پاکیزہ زندگی اور عظمت کو حقائق دلائل سے ثابت کیا اور تمام ان غلط عقائد اور باطل خیالات کو جو رسالتِ محمدیہ شانِ ارفع کے منافی تھے بدلائل ان کی فرما کر اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور احیاءِ اسلام کے بنیادی کام کو انجام دیا۔

(باقی)

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

مورخہ ۲۰ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش بمطابق ۲۰ فروری ۱۹۶۹ء کو نماز عصر کے بعد جماعت احمدیہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ نے جامع مسجد احمدیہ میں مکرم احمد حسن خانصاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کی زیر صدارت جلسہ کا انعقاد کیا۔

مستورات کے لئے پردہ کا انتظام بھی کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک و نظم سے ہوا۔ ازاں بعد علی الترتیب خاکسار نذیر احمد خادم مکرم بشیر احمد صاحب زاہد مکرم قاضی محمد بشیر صاحب مکرم محمد عثمان صاحب صدیقی اور مکرم پرنسپل صاحب نے اس اہم بات پر پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی اور ٹھوس دلائل سے ثابت کیا کہ پیشگوئی کا ایک ایک لفظ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وجود باجود میں نہایت صفائی سے پورا ہوا۔

بالآخر اسلام کی ترقی و غلبہ اور پاکستان کے استحکام و خوشحالی کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔

(قائد خدام الاحمدیہ)

لائل پور

مورخہ ۲۳/۲/۶۹ بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ لائلپور میں جلسہ "یوم مصلح موعودؓ" زیر صدارت چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لائل پور منعقد ہوا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم و نظم سے ہوا۔ بعد ازاں مکرم زرشت منیر احمد خان صاحب نے "پیشگوئی المصلح الموعودؓ کا مصداق کون ہے" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ "پیشگوئی المصلح الموعود کا مصداق اول" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ نے مختلف حوالجات کے ذریعہ ثابت کیا کہ پیشگوئی المصلح الموعود کا حقیقی مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہی تھے۔

بالآخر صدر جلسہ نے حضرت المصلح الموعودؓ کے مختلف کارنامے اور پیشگوئیاں عمدہ رنگ میں بیان کیں بعد ازاں مربی صاحب ضلع نے دعا کروائی اور جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

(شیخ عبد اللطیف سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

بنوں

مورخہ ۲۵ تبلیغ بعد نماز ظہر زیر صدارت مکرم نواب زادہ محمد امین خان صاحب صدر انجمن مقامی جماعت احمدیہ بنوں کا جلسہ "یوم مصلح موعود" منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد چوہدری مشتاق احمد صاحب ظہیر نے ایک مضمون پڑھا۔ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب ذبیح نے پیشگوئی کا پس منظر اور پھر حضرت مصلح موعودؓ کے کارناموں کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کیا۔ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ (سیکرٹری جماعت احمدیہ بنوں)

ضلع بہاولنگر

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۹ء (تبلیغ ۱۳۴۸ ہش) مکرم چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۸۴/ر ضلع بہاولنگر کی زیر صدارت جلسہ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ ازاں بعد عزیزم برادرم منیر احمد صاحب چیمہ متعلم جامعہ احمدیہ نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بتایا اور اس عظیم الشان نشان کی حامل پیشگوئی کے اصل الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے بعدہٗ خاکسار (نذیر احمد خادم) نے اس الہامی پیشگوئی کے بعض حصوں کی وضاحت کرتے ہوئے ثابت کیا کہ اس پیشگوئی کا ایک ایک لفظ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وجود باوجود میں پورا ہو چکا ہے۔

(نذیر احمد خادم)

ماڈل ٹاؤن لاہور

مورخہ ۲۱/۲/۶۹ بعد نماز جمعہ یوم مصلح موعود کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور کا ایک جلسہ زیر صدارت محترم چوہدری بشیر احمد صاحب صدر حلقہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود اور اس کا ظہور کے عنوان سے مقالہ پڑھا اور بعض ذاتی واقعات سنا کر بتایا کہ کس شان سے یہ پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے حق میں پوری ہوئی۔ الحمد للہ اس کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کے دو کارنامے عزیزم شاہد احمد چغتائی نے بیان کئے۔

آخر میں صاحب صدر نے پیشگوئی مصلح موعود کی غرض و غایت کو واضح کیا۔ بعد دعا یہ اجلاس ختم ہوا۔ علاوہ احباب کے مستورات اور ناصرات بھی جلسہ میں شریک ہوئیں۔

(زعیم مجلس انصار اللہ ماڈل ٹاؤن لاہور)

خانیوال

مورخہ ۲۱/۲/۶۹ بعد نماز جمعہ زیر صدارت چوہدری عادل محمد صاحب یوم "مصلح موعود" کا جلسہ منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم مرزا احمد دین صاحب نے تقریر کی۔ بدر منیر صاحب نے ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں نصیر احمد صاحب۔ مکرم محمود احمد صاحب اور مکرم حاجی محمد عبد اللہ نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مضامین پڑھ کر سنائے۔

(سیکرٹری امور عامہ خانیوال)

بلدو ملہی

جلسہ یوم مصلح موعود مسجد احمدیہ بلدو ملہی میں مورخہ ۲۱/۲/۶۹ بروز جمعۃ المبارک زیر صدارت مولوی غلام احمد صاحب فاضل جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد جناب صدر صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا

(صدر جماعت احمدیہ)

شادیوال ضلع گجرات

۲۳ فروری ۶۹ء بروز اتوار احمدیہ مسجد میں ایک جلسہ منعقد ہوا تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد خاکسار نے پیشگوئی کی عبارت سنائی اور اس کے پس منظر کی وضاحت کی۔

ازاں بعد میاں محمد شریف صاحب پٹواری و ماسٹر محمد اشرف صاحب اور ماسٹر محمد اسلم صاحب نے اپنے مقالے پڑھے۔ جس میں پیشگوئی کے مختلف حصوں کا واقعات کی روشنی میں پورا ہونے کا ذکر کیا گیا تھا

آخر میں مولوی محمد شفیع صاحب نے تقریر فرمائی۔ جماعت کے ہر طبقہ کے افراد نے اس میں شمولیت کی سعادت پائی۔ جملہ انتظام خدام الاحمدیہ نے کیا۔ احمدیہ سکول کے ماسٹر صاحبان معہ اپنے شاگردوں کے شریک ہوئے۔

علی احمد گوندل امیر جماعت احمدیہ

ساہیوال

مورخہ ۲۰ فروری بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ ساہیوال کے زیر اہتمام ۔۔۔۔ زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب امیر ساہیوال پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد مکرم صدر صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور پیشگوئی کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ مکرم مرزا احمد بیگ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی کی اہمیت پر تقریر کی۔ اور آپ کے بعد مکرم پروفیسر محمد طفیل صاحب نے "دو علوم ظاہری اور باطنی سے پر کیا جائے گا" کی الہامی بشارت پر روشنی ڈالی تیسری تقریر خاکسار نے "مصلح موعود مخالفین کی نظر میں" کے موضوع پر کی۔ یہ بابرکت اجتماع ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہنے بعد دعا کے بعد اختتام پذیر ہوا۔

(لطیف احمد شاہد مربی سلسلہ مقیم ساہیوال)

مظفر آباد

مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۶۹ء بعد نماز جمعہ زیر صدارت الحاج عطاء اللہ خان صاحب امیر علاقائی جماعت ہائے احمدیہ آزاد کشمیر جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم شمیم احمد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے مقام سے متعلق ایک مضمون الفضل سے پڑھ کر سنایا۔ آپ کے بعد مکرم عبد الودود صاحب طارق نے پیشگوئی حضرت مصلح موعود کے متعلق بالتفصیل روشنی ڈالی۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے حضرت مصلح موعود کے شاندار کارناموں پر روشنی ڈالی اجتماعی دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد

Digitized by Ahmadiyya Library Rabwah

وصایا

نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر فرداً تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۷۲۰

طاہرہ بیگم عرف پیرن بی بی۔ زوجہ ماسٹر محمد قمر علی صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر سینتالیس سال پیدائشی احمدی ساکن تپکالی ڈاکخانہ نیا پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶۸/۴/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد صرف ذیل کی ہے (۱) چار سو روپیہ جو میں وصول کر چکی ہوں (۲) اس کے علاوہ میرے پاس نہ زیور ہے نہ کوئی اور جائیداد۔ زیور میں نے سولہ سو روپیہ میں فروخت کر دیا تھا۔ یعنی کل جائیداد دو ہزار روپیہ ہوئے۔ میں اپنی جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات پر میری مزید جائیداد جو ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین

الراقمہ:- طاہرہ بیگم موصیہ

گواہ شد:- محمد شمس الحق معلم مدرسہ احمدیہ تپکال۔ ان کی دوسری والدہ محترمہ ہیں ۶۸/۶/۶

گواہ شد:- محمد قربان علی صدر جماعت احمدیہ برادر خاوند موصیہ ۶۸/۶/۶

کاتب المحروف ملک صلاح الدین ایم اے وکیل المال نزیل تپکال ۶۸/۶/۶

وصیت نمبر ۱۳۷۴۸

عبد الصمد خان ولد ثناء اللہ خان قوم پٹھان۔ پیشہ ملازمت عمر ۳۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶۸/۴/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد جن میں زرعی زمین چھ بیگھہ ہے۔ جس کی اندازاً قیمت مبلغ ۵۰۰۰/- روپیہ ہے خانہ باغ جس کی اندازاً قیمت ۳۰۰۰/- روپیہ ہے اور اثاث البیت جس کی قیمت ۲۰۰۰/- روپیہ کل جائیداد دس ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں

اس کے علاوہ میری ملازمت کی آمد ماہوار ۳۴۵/- روپیہ ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کا مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:- عبد الصمد خان ولد ثناء اللہ خان صاحب ساکن کیرنگ ۶۸/۴/۲۷

گواہ شد:- آفتاب الدین خان سکرٹری مال جماعت احمدیہ کیرنگ ۶۸/۴/۲۷

گواہ شد:- محمد نصیر الدین سیکرٹری تبلیغ کیرنگ

گواہ شد:- سید محمد موسیٰ مبلغ سلسلہ عالیہ مقیم کیرنگ۔

وصیت نمبر ۱۳۷۴۹

عابدہ بی بی زوجہ عبد الصمد خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع پوری صوبہ اڑیسہ

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶۸/۴/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

زرعی زمین چار بیگھہ جس کی قیمت ۱۰۰۰/- روپیہ
اثاث البیت " " ۲۲۰۰/- "
سونے کا ہار دو عدد " " ۱۶۰۰/- "
مہر بذمہ خاوند عبد الصمد خان صاحب ۱۲۰۰/- "
سونے کا کان پھول جس کی قیمت ۶۰۰/- "
چاندی کے کل زیورات " ۱۰۰۰/- "
میزان ۱۰۰۰۰/-

اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور انشاء اللہ العزیز اپنی زندگی میں اپنا ایک ہزار روپیہ چندہ وصیت ادا کرنے کی کوشش کروں گی نیز میری وفات کے بعد جس قدر جائیداد میری ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الراقمہ:- عابدہ بی بی

گواہ شد:- محمد نصیر الدین سیکرٹری تبلیغ کیرنگ ۶۸/۴/۲۷

گواہ شد:- سید محمد موسیٰ مبلغ سلسلہ عالیہ مقیم کیرنگ

وصیت نمبر ۱۳۷۵۰

شیخ غلام نبی ولد شیخ غلام محمد صاحب قوم شیخ پیشہ وقف زندگی عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ہاری پاری گام ڈاکخانہ خاص ضلع اننت ناگ صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶۸/۴/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۷۰/- روپیہ جو صدر انجمن احمدیہ قادیان سے بطور گذارہ ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم تاریخ ۶۸/۴/۱۶

العبد:- شیخ غلام نبی مبلغ جماعت احمدیہ یادگیر

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں یوم والدین

تعلیم الاسلام کالج میں مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۶۹ء بروز سوموار یوم والدین منایا گیا۔ جس میں کالج کے اساتذہ اور طلباء کے والدین اور سرپرستوں نے شرکت کی

محترم پروفیسر بشارت الرحمان صاحب قائمقام پرنسپل کی صدارت میں اس اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد پرنسپل صاحب نے اس اجلاس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یوم والدین منانے کا سلسلہ اس لئے شروع کیا جا رہا ہے تاکہ کالج کی انتظامیہ اور طلباء کے والدین میں منظم مستقل رابطہ قائم کیا جائے۔ اس باہمی رابطہ سے نہ صرف والدین اپنے بچوں کی تعلیمی اور اخلاقی حالت سے آگاہ رہیں گے۔ بلکہ کالج کو اپنے تعلیمی و تربیتی فرائض کی انجام دہی میں سہولت ہوگی۔ اور کالج کی انتظامیہ کو گاہے بگاہے کالج کی بہبود کے سلسلہ میں مفید تجاویز ملتی رہیں گی۔

محترم پرنسپل صاحب کے اس خطاب کے بعد بحث کا عام سلسلہ شروع ہوا۔ جس میں اساتذہ اور والدین طلباء نے شرکت کی جس کے نتیجہ میں بہت سی مفید تجاویز کو عملی شکل دینے کے سوال پر غور کیا گیا۔

آئندہ انشاء اللہ کوشش کی جائے گی کہ کالج کی طرف سے طلباء کے والدین کو گاہے گاہے تعلیمی رپورٹ کے ساتھ دوسرے کوائف سے بھی مطلع کیا جائے کھیلوں کے سلسلہ میں فیصلہ ہوا کہ آئندہ تمام کھیلوں کو جو میسر آسکیں۔ بیش از بیش منظم کیا جائے اور شام کو ہر کھیل کے میدان میں اخلاقی نگرانی و رہنمائی کے لئے اساتذہ کالج اور محلہ کے معزز احباب کا تعاون حاصل کیا جائے۔ اس بات کا بھی اظہار کیا گیا کہ شام کو مغرب کی نماز کے بعد طلبا سوائے اشد ضروری امور کے گھر سے باہر نہ رہیں۔ اور اس بات کی نگرانی والدین اور اساتذہ دونوں کریں۔

اساتذہ کی طرف سے اس کا اظہار کیا گیا کہ والدین اپنے طلباء کی تعلیمی اور اخلاقی حالت میں دلچسپی تو ضرور لیتے ہیں۔ لیکن اس سلسلہ میں اساتذہ سے بہت کم رابطہ رکھتے ہیں۔ حالانکہ یہ ضروری ہے کہ والدین خود گاہے بگاہے کالج تشریف لا کر اپنے بچوں کے کوائف معلوم کرتے رہیں۔ جو خود تشریف نہیں لا سکتے۔ وہ پرنسپل صاحب کو خط لکھ کر اپنے بچوں کی رفتار ترقی کی اطلاع پاتے رہیں۔ آخر میں دعا ہوئی اور اجلاس ختم ہوا۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۶۹/۳/۱ بعد نماز عشاء مسجد لجنہ ربوہ میں میرے چھوٹے بھائی عزیز قریشی محمد اسلم صاحب ظفر بی۔ اے منیجر کلرک دا پدا لائلپور کا نکاح زرین تبسم صاحبہ بنت مکرم قریشی محمد مرید احمد صاحب منیجر سنٹرل کوآپریٹو بنک سمبڑیال کے ساتھ بعوض ۱۰۰۰/- روپیہ مہر مکرم جناب مولانا محمد صادق صاحب سماٹری نے پڑھایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے خوشی اور برکت کا موجب بنائے۔ راقم (محمد اصغر قریشی موضع چھنیاں نزد لودھراں)

(بحوالہ نظارت بیت المال)

گواہ شد:- محمد امام غوری سکرٹری مال جماعت احمدیہ یادگیر۔

گواہ شد:- محمد رفعت اللہ غوری سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ یادگیر ۶۸/۱۱/۱۶

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بوگرہ میں کرفیو کا نفاذ

ڈھاکہ ۵ مارچ۔ مشرقی پاکستان میں کل طلباء کی مجلس عمل کی اپیل پر عام ہڑتال کے دوران بوگرہ میں مشتعل مظاہرین نے متعدد سرکاری عمارات، مسلم لیگ کے دفتر کئی دوکانوں اور ایک چینی کو نذرِ آتش کر دیا مظاہرین نے کوتوالی پولیس سٹیشن پر حملہ کر کے پولیس والوں کو زخمی کر دیا۔ ان میں دو افسر بھی شامل ہیں۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس استعمال کی۔ اور بعد میں امن و امان بحال کرنے کے لئے مشرقی پاکستان رائفلز کلب کو طلب کر لیا گیا۔ شہر میں ۱۸ گھنٹے کا کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ مشرقی پاکستان میں کل طلباء اور عوام نے مکمل ہڑتال کی۔ کاروباری مراکز بند اور ٹریفک معطل رہی۔ سرکاری ذرائع کے مطابق بوگرا اور رنگ پور میں تشدد کے واقعات ہوئے۔

نئے گورنروں کا تقرر اپوزیشن کے مشورے سے کیا جائے گا

راولپنڈی ۵ مارچ۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ دونوں صوبوں کے گورنر آئندہ ہفتے کے دوران مستعفی ہو جائیں گے اور ان کی جگہ گورنروں کا تقرر عمل میں لایا جائے گا۔ ان ذرائع کے مطابق دونوں گورنروں کے استعفوں کے بعد صدر ایوب اپوزیشن کے راہنماؤں سے نئی تقرریوں کے بارے میں صلاح مشورے کریں گے۔ عین ممکن ہے کہ گول میز کانفرنس کے دوران ۱۲ مارچ تک اس سلسلہ میں فیصلہ کر لیا جائے

سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ صدر ایوب اور اپوزیشن دونوں اس بات کے خواہشمند ہیں کہ صوبوں میں ایسے افراد کو گورنر مقرر کیا جائے جو غیر جانبدار۔ دیانت دار اور بے لوث ہوں۔ تاکہ انہیں ملک کے تمام طبقوں کی حمایت حاصل ہو سکے۔ ایسے افراد کو گورنر مقرر کرنے سے خاص فائدہ یہ ہوگا۔ کہ ملک کے آئندہ انتخابات غیر جانبدار اور منصفانہ ہوں گے۔ اور ان میں سرکاری مداخلت کا بالکل کوئی خدشہ نہیں ہوگا۔ اور یہی صدر ایوب اور اپوزیشن راہنماؤں کی خواہش ہے۔

نواب زادہ نصر اللہ خاں کا بیان

لاہور ۵ مارچ۔ جمہوری مجلس عمل کے کنوینر نواب زادہ نصر اللہ خاں نے اعلان کیا ہے کہ ملک میں جب بھی عوام کی نمائندہ حکومت قائم کی گئی۔ تو وہ سب سے پہلے نہ صرف انتظامیہ کی بدعنوانیوں اور سیاسی جوڑ توڑ کا خاتمہ کرنے کا بیڑا اٹھائے گی۔ بلکہ عام آدمی کے مسائل حل کرنے کے لئے اجرتوں میں بھی اضافہ کیا جائے گا۔ نواب زادہ نصر اللہ خاں نے کہا کہ نئی حکومت عوام کی مکمل طور پر نمائندہ ہوگی۔ اور رائے عامہ کے سامنے جواب دہ ہوگی۔

ڈاک کی تقسیم کا نظام معطل ہو گیا

لاہور ۵ مارچ۔ پوسٹ مینوں کی ہڑتال کی وجہ سے پورے ملک میں ڈاک کا نظام معطل ہو گیا ہے۔ شہریوں اور کاروباری اداروں کا دیگر علاقوں سے رابطہ ٹوٹ گیا ہے۔ محکمہ ڈاک نے لوگوں کی سہولت کے لئے جنرل پوسٹ آفس لاہور میں خطوط کی تقسیم کا انتظام کیا ہے۔ اس سلسلہ میں رضاکاروں کو تعینات کیا گیا ہے۔ لیکن اس سے عوام کی پریشانی دور نہیں ہوئی۔ اور ہزاروں لوگ ڈاک خانے سے مایوس واپس لوٹے جنرل پوسٹ آفس لاہور میں روزانہ ایک لاکھ ۲۰ ہزار لفافے اور خطوط تقسیم کئے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ ہزاروں رجسٹریاں، پارسل اور بیمہ شدہ خطوط ان میں شامل ہیں۔ جن کو تقسیم نہ کیا جا سکا۔ اور یہ خط ڈھیروں کی صورت میں ڈلیوری آفس میں جمع ہیں۔

یونی ورسٹی اور کالج ۱۵ مارچ سے پہلے نہیں کھلیں گے

لاہور ۵ مارچ۔ پنجاب یونیورسٹی کے ذرائع کے مطابق یونیورسٹی اور ملحقہ کالج ۱۵ مارچ سے پہلے نہیں کھل سکیں گے اس بارے میں گزشتہ ہفتہ میں اعلیٰ اختیارات کی کمیٹی اور مختلف شعبوں کے سربراہوں کے اجلاس میں یہ موقف اختیار کیا گیا ہے۔ کہ ۱۰ مارچ کو جمہوری مجلس عمل اور حکومت کے درمیان مذاکرات اور ان سے پیدا ہونے والے حالات کا رخ دیکھ کر ہی تعلیمی ادارے کھولنے کے متعلق کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔

ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹروں کی مکمل ہڑتال

لاہور ۵ مارچ۔ لاہور کے تمام سرکاری ہسپتالوں کے ڈاکٹروں نے آج مکمل ہڑتال کی۔ اور اپنے مطالبات منوانے کے لئے ڈیوٹی پر جانے سے انکار کر دیا۔ البتہ کالیٹی اور آؤٹ ڈور وارڈوں میں سنٹرل میڈیکل باڈی کے مقرر کردہ ڈاکٹر ڈیوٹی انجام دیتے رہے۔ آج بھی ہسپتالوں کے ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹروں نے ہڑتال کی۔ ان میں میو ہسپتال لاہور جنرل ہسپتال۔ گلاب دیوی ہسپتال۔ لیڈی لنگڈن ہسپتال۔ لیڈی ایچی سن ہسپتال۔ سروسز ہسپتال۔ ریلوے ہسپتال اور کارپوریشن ہسپتال شامل ہیں۔

ان تمام ہسپتالوں میں آؤٹ ڈور وارڈوں میں آئے ہوئے ہزاروں مریضوں کو ڈاکٹروں کی ہڑتال کی وجہ سے دوا لئے بغیر واپس جانا پڑا۔ دریں اثنا وارڈوں میں سینئر ڈاکٹروں نے مریضوں کی دیکھ بھال اور علاج معالجہ کا کام انجام دیا۔ انہوں نے ہسپتال میں زیر علاج ایسے مریضوں کو ڈسچارج کرنا شروع کر دیا ہے۔ جن کی حالت خطرناک نہیں ہے۔

صدر ایوب کے حامیوں کا جلوس

راولپنڈی ۵ مارچ۔ مانسہرہ میں کل مسلم لیگ کے ایک جلسہ عام میں صدر ایوب پر زور دیا گیا۔ کہ وہ آئندہ صدارتی انتخاب میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ واپس لے لیں۔ اعلیٰ چیف پارلیمانی سیکرٹری مسٹر محمد حنیف خان کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس میں قومی اسمبلی کے دو ارکان مسٹر فدا محمد خان اور مسٹر علی خان شاہ نے خطاب کیا۔ اس سے پہلے صدر ایوب کی حمایت میں ایک جلوس نکالا گیا۔

کل صبح مسلم لیگی کارکنوں مسٹر محمد سلیمان اور مسٹر مسعود خان نے صدر ایوب کی حمایت میں ۴۸ گھنٹے کی بھوک ہڑتال ختم کی۔ اس کے بعد ایک جلوس نکالا۔ جس نے صدر ایوب زندہ باد اپنا فیصلہ واپس لو۔ اسلام زندہ باد پاکستان زندہ باد کے نعرے لگائے۔ جلوس کے اختتام پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے پارلیمانی سیکرٹری نے کہا کہ صدارتی انتخاب سے صدر ایوب کی دستبرداری سے قومی افق پر سیاہ بادل چھا گئے ہیں۔ اور قومی استحکام کو سخت خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ انہوں نے صدر پر زور دیا کہ وہ عوام کی خواہشات کے مطابق اپنا فیصلہ واپس لے لیں۔

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کے لئے خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ۲۸ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش تک تعمیر مساجد بیرون پاکستان میں حصہ لینے والی بہنوں کے ناموں کی فہرست معہ ان کی مالی قربانیوں کے پیش کی گئی۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے ان کے لئے دعا فرمائی۔ نیز فرمایا:۔

جَزَاهُنَّ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی مالی قربانیوں کو شرفِ قبولیت بخشے۔ اور انہیں مزید قربانیوں کی توفیق دے کر ہمیشہ ان کو اور ان کے خاندانوں کو اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔

ہماری دیگر بہنیں بھی تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے چندہ میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں حاصل کریں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواستِ دعا خاکسار کی دادی صاحبہ محترمہ (برکت بی بی) کھوکھر والی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ علاج معالجہ کے باوجود کوئی افاقہ نہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(رشید احمد بشیر انسپکٹر تحریک جدید)

بواسیر کیلئے تیر بہدف دوا "پائلز کیور" -/۱۵
پمفلٹ اور نمونہ کی خوراک مفت منگوائیں۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

اسلامی تعلیم کی رو سے کسی عمل کی ظاہری شکل نتیجہ پیدا نہیں کرتی

قربانی کی وہ روح نتیجہ پیدا کرتی ہے جو اس عمل کے پس پشت کام کر رہی ہوتی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الحج کی آیت لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

پھر اگر غور کر کے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ سوائے ان قصابوں کے جو جانوروں کو روزانہ ذبح کرنے کے عادی ہو چکے ہوتے ہیں۔ دوسرے لوگوں کی طبیعت پر جانور کو ذبح ہوتے دیکھ کر ایک گہرا اثر پڑتا ہے، اور ان کے خیالات میں ایک زبردست ہیجان پیدا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اسی اثر کے ماتحت بعض قوموں نے قربانی کو ظلم قرار دے دیا ہے۔ ان کا یہ فعل تو کمزوری کی علامت ہے مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قربانی کا اثر طبیعت پر ضرور پڑتا ہے۔ اور اسی اثر کو پیدا کرنے کے لئے قربانی کو عبادت میں شامل کیا گیا ہے۔ گویا قربانی کے ذریعہ سے ہر انسان اس امر کا اقرار کرتا ہے کہ جس طرح یہ جانور مجھ سے ادنےٰ ہے میرے لئے قربان ہوا ہے۔ اسی طرح میں بھی اقرار کرتا ہوں کہ اگر مجھ سے اعلےٰ چیزوں کے لئے مجھے اپنی جان دینی پڑیگی۔ تو میں بھی خوشی سے اپنی جان دے دوں گا۔ اب غور کرو۔ جو شخص قربانی کی اس حکمت کو سمجھ کر قربانی کرتا ہے۔ اس کی طبیعت پر اس کا کس قدر گہرا اثر پڑے گا۔ اور کس طرح وہ اپنے اس فرض کو یاد رکھے گا۔ جو اس کے پیدا کرنے والے کی طرف سے اس پر عائد ہوتا ہے۔ اس ذبح کی یاد ہمیشہ اس کے دل میں تازہ رہے گی اور اس کا دل اسے کہتا رہے گا کہ دیکھ تو نے اپنے ہاتھوں سے بکرے کو ذبح کر کے اس امر کا اقرار کیا تھا کہ ادنےٰ چیز اعلےٰ کے لئے قربان کی جاتی ہے۔ اب تجھے بھی اس قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ جو صداقتوں کے قیام کے لئے یا بنی نوع انسان کی تکالیف کے دور کرنے کے لئے تجھے کرنی پڑیں۔ یہی مضمون اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ کو نہ تمہاری قربانیوں کا گوشت پہنچتا ہے نہ خون بلکہ اللہ تعالےٰ کو وہ ارادۂ نیک پہنچتا ہے۔ جو نیت اللہ کو مدنظر رکھ کر تم نے کیا تھا۔ یعنی اگر تم اس غرض کو پورا کرو گے جس کے لئے تم نے قربانی کی ہے تو فائدہ ہوگا۔ ورنہ صرف گوشت کھانے اور خون بہانے کا کام تم سے ہوا ہے جس کا کوئی حقیقی فائدہ نہیں۔

اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیم کی رو سے کسی عمل کی ظاہری شکل نتیجہ پیدا نہیں کرتی بلکہ قربانی کی وہ روح نتیجہ پیدا کرتی ہے جو اس عمل کے پس پشت کام کر رہی ہوتی ہے۔ پس حالات کے اختلاف کی وجہ سے بعض دفعہ عمل کی ظاہری شکل میں جو اختلاف پیدا ہو جاتا ہے وہ کسی شخص کو ترقی سے روکتا نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ نتیجہ کے وقت اس کی قربانی کی روح کو مدنظر رکھ کر اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کے پاس دس ہزار روپیہ ہو۔ اور وہ اس میں سے سو روپیہ غرباء میں تقسیم کر دے اور ایک شخص جس کے پاس صرف دس روپے ہوں وہ ان میں سے پانچ روپے دے دے۔ تو نتیجہ پانچ اور سو کے مطابق نہیں نکلے گا۔ بلکہ یہ دیکھا جائیگا کہ دونوں کو کتنی ضرورتیں تھیں اور ان ضرورتوں میں انہوں نے کس قدر قربانی کی۔ یا دونوں کے لئے صدقہ کا محرک کونسی بات ہوئی اور ان میں سے زیادہ بہتر کونسی ہے۔ اور جب بدلہ اس اصل کے ماتحت ملے تو ظاہری اختلاف کے باوجود کسی شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ جس طرح محض جانوروں کی قربانی کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی۔ بلکہ خدا تعالےٰ کو وہ اخلاص پہنچتا ہے جس کے ماتحت قربانی کی جاتی ہے اور وہ محبت الٰہی پہنچتی ہے جو اس قربانی کی محرک ہوتی ہے۔" (تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ ۵۸، ۵۹)

انصار اللہ کا پہلا سہ ماہی امتحان

انصار اللہ کا پہلا سہ ماہی امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۱/۳/۴۸ (۲۱ مارچ ۱۹۶۹ء) بروز جمعہ برائے ربوہ اور ۲۳/۳/۴۸ بروز اتوار برائے بیرونجات منعقد ہوگا۔ امتحان کا نصاب درج ذیل ہے۔

معیار اول۔ (۱) ترجمہ قرآن کریم نصف اول پارہ دہم (۲) ترجمہ نماز (۳) سونے سے قبل کی دعا (یہ دعا مجلس کے کتابچہ "ضروری ہدایات" میں درج ہے

معیار دوم:- (ناخواندہ انصار کے لئے)

(۱) قرآن مجید ناظرہ یا قاعدہ یسرنا القرآن سنانا

(۲) سورۂ فاتحہ یا سورۂ اخلاص کا ترجمہ زبانی (۳) سونے سے قبل کی دعا زبانی

تمام اراکین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ پوری توجہ سے امتحان کی تیاری کریں۔ اور اس میں شریک ہوں۔ کامیاب اراکین کو مرکز کی جانب سے سندات دی جاتی ہیں۔ اور اول و دوم آنے والے اراکین کو انعام بھی دیا جاتا ہے۔ (قائد تعلیم)

ضروری اعلان

ربوہ کمپنی کے تمام مجاہدین کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کی ٹریننگ حسب سابق دوبارہ مورخہ ۹/۴/۶۹ سے شروع ہو رہی ہے۔ تمام مجاہدین فوری طور پر اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہوں۔ (مجاہد کمپنی کمانڈر ربوہ)

درخواست دعا } میرے نسبتی برادر نذیر احمد صاحب آف لکھر منڈی کو بس کا حادثہ پیش آیا ہے۔ حادثہ میں برادر موصوف کو سینہ اور سر میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے۔ (عبدالرشید ظفر دفتر جائداد ربوہ)

دعائے مغفرت

فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ صوبیدار مظفر خان صاحب مرحوم طویل بیماری کے بعد ۳۰ صلح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۶۹ء بروز جمعرات بوقت ساڑھے نو بجے صبح محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ دوسری عالمگیر جنگ کے دوران ۱۹۴۲ء میں برما سے قادیان آئی تھیں۔ وہ غرباء کی امداد میں ہمیشہ کوشاں رہتی تھیں۔ اپنی بیماری کے دوران بھی غرباء کی امداد کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ احباب جماعت سے گزارش ہے کہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔

(محمد اسحاق ملک محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

ولادت

اللہ تعالےٰ نے میرے بڑے لڑکے عزیزم ملک عبدالمنان ایم۔ اے نیوجرسی امریکہ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام "عبدالاعلیٰ" تجویز فرمایا ہے۔ جملہ احباب جماعت احمدیہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

خاکسار کیپٹن ملک عبداللہ خان
صدر محلہ باب الابواب ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴